انا سویا سین گپتا

خاموشی کی آوازیں

رچا ورما

کیا میں نے تمہاری زندگی تباہ کردی۔'' یونیورسٹی کی ایک کم سخن طالبہ انا سویا سین گپتا سے ۱۹۹۵ میں اپنی مختصر ملاقات کے دوران ہلیری کلنٹن نے یہی پوچھا تھا۔

امریکہ کی خاتون اول کی حیثیت سے اپنے دورۂ ہند کے دوران راجیو گاندھی فاؤنڈیشن میں ایک تقریر کے دوران محترمہ ہلیری کلنٹن نے انا سویا سین گپتا کی نظم ''خاموشی'' پڑھی تھی اور نوجوان شاعرہ کو انہوں نے آن کی آن میں، اس کی جھجک کے باوجود، ایک شہرت یافتہ شخصیت بنا دیا تھا۔ سین گپتا اس وقت نئی دہلی کے لیڈی شری رام کالج فار ویمن میں اقتصادیات کی طالبہ تھیں اور ۱۵ دنوں کے بعد ان کا انڈر گریجویٹ امتحان ہونے والا تھا جب پرنسپل میناکشی گوپی ناتھ نے کلنٹن کے استقبال کے لئے ان سے ایک نظم لکھنے کے لئے کہا۔

۲۰۰۳ میں پھر ایک بار سین گپتا کا نام محترمہ کلنٹن کی یادداشتوں ''لیونگ ہسٹری'' میں آیا اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کی توجہ پھر سین گپتا کی طرف مبذول ہوگئی۔ محترمہ کلنٹن نے اپنی اس تصنیف میں اس نظم کے عنوان سے ایک پورا باب سپرد قلم کیا ہے۔

محترمہ کلنٹن نے ''خاموشی یہاں بولی نہیں جاتی'' میں لکھا ہے ''اس نظم کو میں اپنے ذہن سے نکال نہیں پائی۔ اس نظم نے سامعین کو بھی متاثر کیا۔ ان میں سے بہت سے لوگ اسی بات سے متاثر ہوئے کہ میں نے دنیا میں ہر جگہ خواتین کی حالت بیان کرنے کے لئے اسکول میں پڑھنے والی ایک طالبہ کے خیالات سے تحریک لی اور اس کا حوالہ دیا۔ انا سویا ایک پیاری سی، سیدھی سادی اور شرمیلی لڑکی ہے۔ جب اس کی نظم نے اسے شہرت دلائی تو وہ حیران رہ گئی کیونکہ پوری دنیا سے عورتیں اس سے اس نظم کی درخواست کر رہی تھیں۔''

سین گپتا جنہوں نے اپنی نظم کے جملہ حقوق اپنے نام محفوظ نہیں کرائے کہا کہ ''چونکہ میرے کالج اور میری جانب سے یہ نظم محترمہ کلنٹن کی نذر ہے اس لئے ایک طرح سے اس نظم پر ان کے حقوق بھی ہیں۔ مجھے ہر قسم کے انتساب اور اعتراف پر یقین ہے۔ اور مسز کلنٹن اس نظم کا ذکر کرنے میں انتہائی فراخدل ہیں۔''

اب امریکہ کی وزیر خارجہ کے طور پر اپنے حالیہ دورہ ہند کے دوران محترمہ کلنٹن نے سین گپتا کو بھی دہلی یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات کے ساتھ ایک ملاقات میں شرکت کیلئے مدعو کیا۔ سین گپتا اب یونیورسٹی آف کیلی فورنیا، برکلے میں وزیٹنگ اسکالر ہیں اور وہ چھٹیوں میں ہندوستان آئی ہوئی تھیں کہ انہیں یہ دعوت نامہ ملا۔ اس بار وہ اپنی طرف مرکوز ہونے والی توجہ پر ردعمل کے اظہار کیلئے پہلے سے زیادہ تیار تھیں۔

سین گپتا نے کہا ''ہر کسی کی زبان پر ایک ہی جملہ تھا۔ شاعرہ آگئی شاعرہ آگئی اور میں سوچ رہی تھی کہ شاعری سے الگ بھی ایک زندگی ہے۔ اس نظم سے آگے بھی ایک زندگی ہے۔''

چودہ سال قبل ہلیری کلنٹن کے ساتھ پہلی ملاقات سے اب تک سین گپتا کی زندگی بہت سے مراحل سے گزری مگر خاموشی کے ساتھ۔ اب شاعری ان کا بہت کم وقت لیتی ہے۔

سین گپتا نے کہا کہ ''یہ غیر معمولی پر پیچ راستوں کا سفر تھا۔ ان تمام برسوں میں مجھ سے جتنا ممکن ہو سکا، میں نے کیا اور یہ کوشش کی کہ اس راستہ پر چلوں جو کم پامال ہوا ہے۔ میں نے وہی کرنے کی کوشش کی جسے اپنے لئے درست محسوس کیا اور اس راہ سے گریز کیا جس پر چلنے میں عافیت تھی۔

سیاست میں ڈی فل کرنے کیلئے ۲۰۰۱ سے ۲۰۰۷ تک ہندوستان میں تحقیق کرنے کے دوران انہوں نے خواتین اور بچوں کے خلاف تشدد کی روک تھام کیلئے کرناٹک ریاستی پولس کی شراکت سے یونیسیف (انڈیا) کے ایک پروگرام کی قیادت کی۔ وہ صنفی مساوات کی حمایت میں اور مذہبی و ثقافتی بنیاد پرستی کے خلاف ہندوستان بھر میں سرگرم متعدد تنظیموں کے ساتھ مصروف کار نوجوان تانیثیت پسندوں کے تجزیات اور تجربات پر مشتمل ایک گلدستہ ''اپنے خوابوں کا دفاع'' کی ادارت میں بھی شریک رہیں۔

سین گپتا ہندوستانی شہری ہیں۔ ایشیا۔ اوشینیا میں ڈائرکٹر آف پروگرامس کے طور پر وہ گلوبل فنڈ فار ویمن کے لئے بھی کام کر رہی ہیں۔ اس کا صدر مقام سان فرانسسکو میں ہے۔ اور فنڈ کا استعمال خاص کر خواتین کے انسانی حقوق کے لئے کیا جاتا ہے۔

سین گپتا، کلنٹن کے ساتھ برسوں کی ملاقاتوں کے بارے میں تاسف سے قبول کرتی ہیں ''اس وقت بھی اور آج بھی، انہیں میرے نام کی ادائیگی میں دقت ہوتی ہے... میں یہ بات جانتی ہوں کہ اصل چیز اس کے پیچھے کی سوچ ہے۔ اس لئے سب ٹھیک ہے۔ برکلے میں کچھ لوگ ہیں جنہیں ہندوستانی نام لینے میں مشکل پیش آتی ہے اور ہم ان سے تھوڑا مذاق کرتے ہیں۔ وہاں ایک پروفیسر ہیں جنہیں باب کہہ کر پکارتے ہیں۔ ہم ان سے صرف اتنا کہتے ہیں 'باب بہت مشکل ہے.. ہم آپ کو سبرامنین کہہ کر بلائیں گے۔'''

انہوں نے خاموشی میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا کیا وہ خیالات ان برسوں میں تبدیل ہوئے ہیں؟

بہت سے ملکوں میں بہت سی عورتیں
ایک ہی زبان بولتی ہیں خاموشی کی زبان

سین گپتا نے کہا کہ ''میں اب بھی یہی سوچتی ہوں کہ ایک عورت کی زندگی میں بہت سی خاموشیاں ہوتی ہیں۔ مجھے ایسا نہیں لگتا کہ تمام عورتوں کی زندگیاں ہمیشہ خاموش رہتی ہیں۔ میں تب بھی ایسا نہیں سوچتی تھی۔ ہم تمام عورتیں جو جدوجہد کرتی ہیں، نوجوان ہوں یا مساوات اور سماجی انصاف کے لئے جدوجہد میں مصروف ہوں، ان سبھوں کی لڑائی ظلم و جبر کی، تشدد کی، گالیوں کی خاموشیاں توڑنے کے لئے ہے۔ ان خاموشیوں کو توڑنا ہماری جدوجہد کا حصہ ہے۔''

''خاموشی'' لکھنے کی تحریک انہیں اپنی ہی ایک اور نظم ''ورثہ'' سے ملی تھی اور ''ورثہ'' انہوں نے تب لکھی تھی جب ان کی عمر سولہ سال تھی۔

ورثہ

میں آؤں گی جب میں تمہارے شانہ بہ شانہ چل سکوں گی
امنگوں کی بات کر سکوں گی
آسان زبان میں
میں تمہارے پیر نہیں دیکھوں گی
اپنا ورثہ پیچھے چھوڑ کر آؤں گی
اپنی دادی کی خاموشی کی دھول میں۔

انہوں نے کہا ''اس نظم کا لہجہ اور آواز مختلف ہے لیکن زیریں لہر کے طور پر موضوع وہی ہے۔ میں بعض صورتوں میں اسے زیادہ اچھا سمجھتی ہوں۔

سین گپتا جو تانیثیت پسند کا لیبل لگنے سے نازاں ہیں' نے کہا کہ گذشتہ ۱۴ برسوں سے زائد سے ''میں اسے غیر معمولی پاتی ہوں کہ ایک خاتون اور مسز کلنٹن کے مرتبہ کی سیاسی شخصیت نہ صرف اس نظم کو یاد رکھتی ہے بلکہ اس کا ذکر کرنے میں بھی انتہائی فراخدل ہے۔ شاید اس کی وجہ وہ مسائل ہیں جو یہ نظم اٹھاتی ہے۔ ہر عورت کو آخر کار اپنی خاموشی توڑنی ہے۔

ورثہ کو یہاں انا سویا سین گپتا کی اجازت سے شائع کیا گیا ہے۔

مزید معلومات کے لئے:

سین گپتا کا بلاگ
http://blogs.sanmathi.org/anasuya/

راجیو گاندھی فاؤنڈیشن میں ہلیری کلنٹن کے ریمارکس
http://clinton4.nara.gov/WH/EOP/First_Lady/html/generalspeeches/1995/3-29-95.html